فضائلِ درود شریف



ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن

ایم اے، ایم او ایل، پی ایچ ڈی

ایم اے عربی، اردو، فارسی، اسلامیات

ناشر: مسجد الفرقان ملیر کینٹ بازار، کراچی

فضائلِ درود شریف

ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن

ایم اے - ایم او ایل - پی ایچ ڈی

ایم اے عربی، اردو، فارسی، اسلامیات

۲۱۰۔ڈیفنس فیز۔املیر کینٹ کراچی

نام کتاب - - - - - - - - - فضائلِ درود شریف

مرتب - - - - - - - - - ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن

ناشر - - - - - - - - - ۲۱۰۔ڈیفنس فیز۔املیر کینٹ کراچی

تعداد - - - - - - - - - ۱۱۰۰

سن طباعت - - - - - - - - - دسمبر ۲۰۱۵ء

فہرست مضامین

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ نحمده ونصلى على رسوله الكريم، اما بعد!

گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں فرسٹ ایئر کی طالب علمی کے دوران میں نے فضائل درود شریف کے نام سے ایک مختصر سا کتابچہ ترتیب دیا تھا جسے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نے وہ شرفِ پذیرائی بخشا کہ اس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اس کے بعد مخلص دوستوں کی جانب سے پیہم مطالبہ ہوتا رہا کہ اس کا دوسرا ایڈیشن جلد از جلد منصۂ شہود پر آجائے لیکن میری بدنصیبی یا تساہل کی وجہ سے یہ کام مسلسل معرضِ التواء میں پڑتا رہا۔ اب کئی دن سے اس کی دوبارہ اشاعت کا جذبہ دل میں چٹکیاں لے رہا تھا کہ ''جمعیت قوتِ اسلام'' کی تحریک پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کتابچے پر نظرِ ثانی کا موقع مل گیا چنانچہ اب اس کی ترتیب اکثر بدل گئی ہے، عنوانات میں اضافہ ہوگیا ہے اور اس کی ضخامت بھی پہلے سے کافی بڑھ گئی ہے۔

پہلی اشاعت کے لئے پروفیسر مولانا غلام ربانی لودھی صاحبؒ نے تبریک نامہ لکھ کر

میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ دوسری اشاعت کے لئے مخدومی ومولائی حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحبؒ واستاذِ محترم حضرت مولانا نورالحسن خان صاحبؒ پرفیسر پنجاب یونیورسٹی اورنٹیل کالج نے تقریظ لکھ کر اس میں اور اضافہ فرمادیا۔ اس اختصار والے ایڈیشن کا تعارف احمد شمیم عثمانیؒ نے لکھا تھا۔ برادرِ مکرم ومحترم حضرت مولانا محمد عارف صاحبؒ ایم اے نے پورا مسودہ پڑھا اور بعض مقامات پر میری رہنمائی فرمائی۔ میں اپنے ان تمام محسنوں کا اس حوصلہ افزائی پر تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں کو جو حیات ہیں جزائے خیر دے اور جو مرحومین ہیں انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

اس مختصر سے کتابچے میں قارئین بہت عمدہ نکات بھی مطالعہ فرمائیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ نکات میں نے اپنے بزرگوں سے لئے ہیں۔ میں نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ جس بزرگ سے جو نقل کروں باحوالہ نقل کروں تاہم انسانی کمزوری کی بنا پر اگر کوئی سہو ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مظاہر علوم سہارنپور اپنے ایک دورہ پر لاہور تشریف لائے۔ حافظ صغیر احمد صاحب مدینہ سٹیشنری مارٹ انارکلی لاہور کی معیت میں لاہور ایئرپورٹ پر انہیں لیا اور اسی دوران ان کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی۔ حضرت نے دیکھ کر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں۔ رحمہ اللہ۔

درود شریف کے مقدس موضوع پر بہت سے بزرگوں نے بہت کچھ لکھا ہے لیکن دورِ جدید کے اختصار پسند حضرات شرح وبسط سے پڑھنے کے عادی نہیں رہے، اس لئے

میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ نہایت اختصار سے اس موضوع پر تمام ضروری عنوانات کے تحت لکھ دوں۔ میں اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اسے قارئین کرام مطالعہ کے دوران محسوس فرمالیں گے۔

عرصہ کے بعد یہ کتاب حضرت الحاج محمد نسیم صاحب شفیق سنز ۱۰۱ بوہری بازار صدر کراچی کے اہتمام سے کئی بار شائع ہو چکی ہے۔ اس کا چوتھا ایڈیشن مزید تفصیل کے ساتھ مجلس نشریات اسلام ا۔ کے ۳ ناظم آباد کراچی سے منظر عام پر آچکا ہے۔

اب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس مختصر ایڈیشن کو دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنے دربار میں قبول فرمائیں اور اس کے لکھنے والے اور اس پر تقاریظ لکھنے والے تمام حضرات کے حق میں اسے صدقۂ جاریہ بنائیں اور درود شریف کی برکات سے پوری امت کو مالا مال فرمائیں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب o

حافظ قاری فیوض الرحمٰن

تعارف

نحمده و نصلي علي رسوله الكريم ـ اما بعد!

رب العالمین نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کامل و اکمل دین سے نوازا ہے۔ اس دین پر عمل پیرا ہونے سے دارین کی فلاح نصیب ہو سکتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں معاش اور معاد دونوں کی درستی کی تعلیم دی ہے۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم اغیار کی مادی اور سائنسی ترقی سے مرعوب ہو رہے ہیں، آہ قیصر و کسریٰ کے ایوانوں کو روندنے والی قوم آج احساس کمتری میں مبتلا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی نیابت کا مقام صرف امتِ مسلمہ کو حاصل ہے۔ وہ انسانی دل و دماغ جو نورِ اسلام سے محروم ہیں، وہ ارضی خطے جہاں آفتابِ اسلام کی شعاعوں سے استفادہ نہیں کیا گیا انتہائی تاریک ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے دین کی امانت ہم تک پہنچا دی ہے ہمارا کام یہ ہے کہ ان کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

اسی جذبہ کے پیش نظر ہم چند کم مایہ افراد نے توکلاً علی اللہ جمعیت قوتِ اسلام کی بنیاد ڈالی ہے۔

جمعیت قوتِ اسلام (رجسٹرڈ) کا نصب العین علومِ اسلامیہ کا تحفظ، اشاعت وتبلیغ اور طلبہ کو ایسے انداز سے تربیت دینا ہے کہ وہ دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز ہو سکیں،

ان میں ایسی وسعتِ نظر پیدا کرنا ہے کہ وہ علومِ جدید کی روح اور طریق کار کو سمجھنے کے بعد اسلام کی دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق ترجمانی کر سکیں۔

جمعیت کے ایک مخلص رکن اور جنرل سیکریٹری قاری فیوض الرحمٰن ایم اے نے بعونہٖ تعالیٰ تبلیغی پروگرام کا آغاز فضائل درود شریف سے کر دیا ہے۔ امید ہے کہ جمعیت کی یہ پیشکش بارگاہِ رب العزت اور بارگاہِ رسالت مآب میں مقبول ہوگی۔ اگر ہمارے مخلص احباب نے تعاون فرمایا تو یہ مبارک سلسلہ قائم ودائم رہے گا اور حق تعالیٰ کے دربار میں یہ مساعی جمیلہ ان شاء اللہ ضرور بار آور ہوں گی۔

احقر العباد: احمد شمیم عثمانی

صدر جمعیت قوتِ اسلام،

الممتاز کچہری روڈ، انارکلی لاہور

تبریک نامہ (طبع اول)

از پروفیسر غلام ربانی لودھی صاحب

الحمدللہ! قاری فیوض الرحمٰن صاحب کی تحریری تبلیغ کی دوسری قسط تیار ہو کر بندے کے زیرِ مطالعہ آئی۔ اسکا عنوان فضائل درود شریف ہے۔ پہلی قسط کا عنوان حقیقتِ توبہ تھا۔ قاری صاحب کی ان سرگرمیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مبدأ فیوض جل جلالہ وعم نوالہ انہیں اسم بامسمّی بنانا چاہتے ہیں۔ درود شریف ذکر خدا اور فکرِ نبی کا حسین مجموعہ ہے۔ اسلئے فضائل درود شریف لکھنے سے پہلے طہارتِ معنوی کی فضا ضروری تھی چنانچہ اس سے بیشتر حقیقتِ توبہ کی اشاعت نے یہ ضرورت پوری کردی۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ o سے ظاہر ہے کہ توبہ اور طہارت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ؎

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز وصف تو گفتن کمال بے ادبی است

لیکن وہ طہارت جو مشک وگلاب سے پیدا نہیں ہوتی توبہ سے ہو جاتی ہے اس لئے فضائل درود شریف سے پہلے حقیقتِ توبہ کی اشاعت یا توفیقِ الہام ہے یا مؤلف کے ذوقِ سلیم کی آئینہ دار!

میں خوش ہوں اور مبارک پیش کرتا ہوں کہ ماشاء اللہ اس دوسری قسط کی تحریر قسطِ اول کی تحریر سے بھی زیادہ سلیس اور زیادہ دلنشین ہے۔ مصرعہ:

؎ نقاش نقشِ ثانی بہتر کشد زاوّل

شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ مؤلف کی شفقت سے شافعِ روزِ محشر کے ذکر پر مشتمل یہ عظیم وجلیل تبلیغی مقالہ بعنوان فضائل درودشریف قبل از اشاعت مجھ سراپا معصیت کی گناہگار آنکھوں نے دیکھ لیا۔ بعید نہیں کہ مشیتِ ایزدی کے یہ حوادث روزِ محشر کی شفاعت کی تمہید بن رہے ہوں، اگر یہ ہے تو:

؎ بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست

(پروفیسر مولانا) غلام ربانی لودھی
سرائے صالح ہری پور ہزارہ

تقریظ

پروفیسر مولانا حافظ نورالحسن خان صاحب

ہر قول وعمل اپنا ایک خاص نتیجہ واثر رکھتا ہے اور اسی نتیجہ واثر کے اعتبار سے ہم ان کی قدر و قیمت کا اندازہ کرتے ہیں۔ سرورِ کائنات فخر موجودات آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول اور ہر عمل ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ہم بحیثیت ایک مومن ومسلم کے اس امر کے مکلّف ہیں کہ اپنے ہر قول وعمل کی روشنی صرف نبوت ہی کی شمع فروزاں سے حاصل کریں۔

کسی ذات کا بار بار کا تذکرہ اور بار بار کی یاد اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ ہمارا تعلق اس ذات سے نہایت پختہ اور راسخ ہے اور پھر اسکی مدح وستائش، خدا سے اس کے لئے دعا والتجا اس بات کی مزید ضامن ہیں کہ ہم اس ذات کے دل سے بہی خواہ اور اس کے مشن کے کامل طور پر مؤید ومصدق ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے درود بھیجنا بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اس کے فضائل و برکات کیا ہیں؟ ان کا مطالعہ تو آپ عزیزی مولوی فیوض الرحمٰن صاحب کے مرتب کردہ اس مختصر سے کتابچہ میں مطالعہ فرمائیں گے لیکن تکثیر درود کا فلسفہ یہ ہے کہ درود پڑھنے والا جہاں ایک طرف حضور علیہ السلام کے لئے خدا سے افاضۂ رحمت کا طالب ہوتا ہے وہاں دوسری طرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن

سے اپنی وابستگی اور تعلق کا اظہار کرتا ہے بالفاظِ دیگر وہ گویا اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی تعلیمات ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کی الجھی ہوئی گتھیوں کے سلجھانے کے لئے ایک کامل حل اور ہمارے جملہ امراضِ روحانی کے لئے ایک نسخۂ شفا کا حکم رکھتی ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ درودشریف کی کثرت پر ثواب کی کثرت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ جمعیت قوتِ اسلام نے اپنی اسلامی سرگرمیوں کا آغاز فضائل درودشریف کی اشاعت سے کیا ہے جس طرح قبولیتِ دعا کے لئے درودشریف کی تمہید کارگر ثابت ہوتی ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اسی طرح جمعیت قوتِ اسلام کی اسلامی سرگرمیوں کی بارگاہِ ایزدی میں قبولیت کیلئے یہ مختصر سا کتابچہ تمہید ثابت ہو۔ ایں دعا از من واز جملہ جہان امین باد

(حضرت مولانا) حافظ نورالحسن خان

پروفیسر پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور۔

تقریظ

از حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب

امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور

کتاب مستطاب ''فضائل درودشریف'' کا مسودہ متعدد مقامات سے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ کتاب کی زبان نہایت شُستہ، فصیح اور سلیس ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ترتیب میں اللہ تعالیٰ کی عنایتِ خاصہ مؤلف کے شامل حال رہی ہے۔

قرآن حکیم میں حق تعالیٰ نے فخر الاولین والآخرین خاتم النبیین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود درود وسلام سے نوازا۔ فرشتے، انسان اور جن سب درودشریف کی برکت سے مستفید ہوتے ہیں۔ مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے نہایت ترغیب کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً ۔ (الاحزاب)

کتاب کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ مؤلف کو حق تعالیٰ سے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ عقیدت و محبت ہے۔ اس کے مصنف قابلِ رشک ہیں، نہایت خوش نصیب ہیں کہ درود وسلام کی برکاتِ عظیمہ وجلیلہ سے اپنی بصیرت و بصارت، روح اور جسم دنیا اور عاقبت کی سرخروئی کا سامان مہیا کیا ہے۔ مصنف کے لئے یہ کتاب ان شاءاللہ صدقۂ جاریہ ہوگی۔ الدال علی الخیر کفاعلہ

مصنف نے اپنی کتاب کی ترتیب وتالیف میں اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ میری دعا ہے کہ حق تعالیٰ دونوں ایڈیشن (اردو، انگریزی) قبول فرمائیں اور فاضل مصنف کو جزائے خیر دیں۔ دارین میں عزت وعظمت نصیب فرمائیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت اور حوضِ کوثر سے سیرابی نصیب فرمائیں۔ یہ کتاب مصنف اور قارئین سب کیلئے باعثِ نجات ہے۔حق تعالیٰ قارئین کو بیش از بیش اس کی فضائل و برکات سے استفادہ کی توفیق بخشیں اور اس کی طباعت نشر و اشاعت میں حصہ لینے والوں کو دنیا وعاقبت میں شرفِ قبولیت سے نوازیں۔آمین یارب العالمین

(حضرت مولانا) عبیداللہ انور

امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور

بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ط

صلوٰۃ وسلام کا مطلب:۔ صلوٰۃ وسلام (درود شریف) دراصل اعلیٰ اور اشرف درجہ کی ایک دعا ہے جو ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اللہ تعالیٰ سے اپنی ایمانی وابستگی کے اظہار کے لئے کرتے ہیں۔انسانوں پر خاص کران بندوں پر جن کو کسی نبی کی ہدایت وتعلیم سے ایمان نصیب ہوا۔اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا احسان اسی نبی ورسول کا ہوتا ہے جس کے ذریعہ ان کو ایمان ملا ہو اور ظاہر ہے کہ اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام کو ایمان کی دولت اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ملی ہے۔اسی لئے یہ اُمت اللہ کے بعد سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ممنون احسان ہے جس طرح ہم پر اپنے مالک و پروردگار کا حق ہے کہ اس کی عبادت اور حمد وتسبیح کریں اسی طرح اس کے پیغمبروں کا حق ہے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے مزید رحمت ورأفت اور رفعِ درجات کی دعا کریں۔درود وسلام کا مطلب یہی ہوتا ہے اور یہ دراصل ان محسنوں کی بارگاہ میں عقیدت ومحبت کا ہدیہ، وفاداری و دنیاز کیشی کا نذرانہ اور ممنونیت وسپاس گزاری کا اظہار ہوتا ہے، ورنہ ظاہر ہے کہ ان کو ہماری دعاؤں کی کیا احتیاج، بادشاہوں کو فقیروں اور مسکینوں کے ہدیوں اور تحفوں کی کیا ضرورت۔

تاہم اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارا یہ تحفہ ان کی خدمت میں پہنچاتا ہے اور ہماری اس دُعا والتجا کے حساب میں بھی ان پر اللہ تعالیٰ کے الطاف و

عنایات میں اضافہ ہوتا ہے اور اس دعا گوئی کا سب سے بڑا فائدہ خود ہم کو پہنچتا ہے ہمارا ایمانی تعلق مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے اور ایک دفعہ کے مخلصانہ درود شریف کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی کم از کم دس رحمتوں کے ہم مستحق ہو جاتے ہیں یہ ہے درود و سلام کا راز اور اس کے فوائد و منافع [۱]۔

قرآن کریم میں درود وسلام کا حکم:۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے درود وسلام بھیجنے کا حکم سورہ احزاب میں بڑی شاندار تمہید کے ساتھ دیا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

’’بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب درود وسلام بھیجا کرو‘‘۔

حکم اور خطاب کا یہ عجیب اور نرالا انداز قرآنِ پاک میں صلوٰۃ وسلام کے اس حکم ہی کے لئے اختیار کیا گیا، دوسرے کسی اعلیٰ سے اعلیٰ عمل کے لئے بھی نہیں کیا گیا کہ خود اللہ جل شانہٗ اور اس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں تم بھی کرو بلاشبہ درود وسلام کا یہ بہت بڑا امتیاز ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ محبوبیت کی خصوصیات میں سے ہے۔

---

[۱] بیان القرآن علامہ محمد اشرف علی صاحبؒ تھانوی

آیت شریفہ کو لفظ ’’اِنَّ‘‘ کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور صیغۂ مضارع ’’یُصَلُّوْنَ‘‘ کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ (علامہ سخاویؒ بحوالہ مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث سہارنپور)

صلوٰۃ کے بارے میں ایک اشکال کا حل:۔ سورۂ احزاب کی مذکورہ بالا آیت میں بہت سے لوگوں کو یہ اشکال محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور مومن بندوں سب کی نسبت سے لفظ ’’صلوٰۃ‘‘ استعمال کیا گیا ہے حالانکہ حقیقت کے لحاظ سے ان میں سے ہر ایک کا عمل دوسرے سے یقیناً مختلف ہے اس کو حل کرنے کے لئے عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ نسبت کے بدلنے سے صلوٰۃ کے معنی بدل جاتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت ہو تو اس کے معنی رحمت نازل کرنا اور جب ملائکہ اور مومنین کی طرف نسبت ہو تو اس کا مطلب ہوتا ہے اللہ سے رحمت کی دعا کرنا۔ اکثر مفسّرین حضرات کا یہی مسلک ہے لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ صلوٰۃ کے معنی میں بہت وسعت ہے، تکریم وتشریف مدح وثناء رفع مراتب، محبت وعطوفت، برکت ورحمت، پیار دلار، ارادۂ خیر ودعائے خیر ان سب کو صلوٰۃ کا مفہوم حاوی ہے۔ اس لئے اس کی نسبت اللہ اور اس کے فرشتوں اور ایمان والے بندوں کی طرف یکساں طور پر کی جاسکتی ہے البتہ یہ فرق ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ اس کی شانِ عالی کے مطابق ہوگی اور فرشتوں کی طرف سے ان کے مرتبہ کے

مطابق اور مومنین کی طرف سے ان کی حیثیت کے مطابق۔

اس بنا پر آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خاص الخاص عنایت ونوازش اور بڑا پیار دلا رہے اور وہ ان کی مدح وستائش کرتا اور عظمت وشرف کے بلند ترین مقام تک ان کو پہنچانا چاہتا ہے اور فرشتے بھی ان کی تکریم وتعظیم اور مدح وثناء کرتے ہیں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بیش از بیش الطاف و عنایات اور رفع درجات کی دعائیں کرتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ایسا ہی کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص الخاص لطف وعنایات، محبت و عطوفت، مراتب اور درجات کی رفعت پورے عالم کی سیادت وامامت اور مقامِ محمود و قبولیتِ شفاعت کی دعا کیا کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرو[1]۔

مفسرین حضرات نے سلام بھیجنے کے یہ معنی لئے ہیں کہ ہر معاملہ میں ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی فرمانبرداری کرتے رہیں [2]۔

دُرود وسلام کا مقصد:۔ اگرچہ درود وسلام حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ایک دُعا ہے لیکن جس طرح کسی دوسرے کے لئے دعا کرنے کا اصل مقصد اسے نفع پہنچانا ہوتا ہے اس دُعا میں ایسا ہرگز نہیں ہوتا بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی بندگی خود ہماری ضرورت ہے اور اس کا نفع ہم ہی کو پہنچتا ہے بعینہ درود وسلام سے بھی

---

۱ مولانا محمد منظور نعمانی۔

۲ روح المعانی، بیضاوی، مدارک، جلالین، جامع البیان۔

ہمارا اپنا ہی نفع ہوتا ہے کہ اس دعا کے ذریعہ اللہ کی رضا وثواب آخرت اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی قرب اور ان کی خاص نظرِ عنایت کو حاصل کرسکیں۔

بخاری شریف کے شارح علامہ قسطلانی ؒ نے ''مواہب اللدنیہ'' میں مقصد درود پر لکھا ہے کہ ہم بندوں کی طرف سے درود بھیجنے کا اصل مقصد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشمار احسانات کے مقابلہ میں اپنی ناچیز بساط کے مطابق نہایت معمولی ہدیہ پیش کرنا ہے ورنہ محض درود کے لئے تو فرشتے کافی ہیں۔

علّامہ زرقانی ؒ شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ درود شریف سے مقصود اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی بارگاہ میں اس کے امتثال حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حقوق ہم پر ہیں ان میں سے کچھ کی ادائیگی ہے۔

حافظ عزّ الدّین ابن عبدالسّلام کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی سفارش نہیں ہے اس لئے کہ ہم جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا سفارش کرسکتا ہے؟ لیکن بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں محسن کے بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محسنِ اعظم نہیں۔ ہم چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ تعالیٰ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافاۃ کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے اللہ جلّ شانہٗ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما[1]۔

---

۱ بحوالہ فضائلِ درود شریف ص ۹۰۸

صلوٰۃ وسلام کی خاص حکمت :۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیدت ومحبت اور وفاداری ونیازمندی کا نذرانہ پیش کرنے لے لئے درود وسلام کا طریقہ مقرر کرنے کی سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ اس سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے مقدس اور محترم ہستیاں انبیائے کرام علیہم السلام کی ہیں اور ان میں سب سے اکرم وافضل خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے جب ان کے بارے میں ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے خاص الخاص عنایت ورحمت اور سلامتی کی دُعا (درود شریف) کی جائے تو معلوم ہُوا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت اور نظرِ کرم کے محتاج ہیں اور ان کا مقامِ عالی یہی ہے کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ سے اعلیٰ سے اعلیٰ اور عمدہ سے عمدہ دعائیں کی جائیں۔ کتنا بڑا کرم ہے اس کریم کا جس کے حکم نے ہم بندوں اور امتیو ں کو نبیوں اور رسولوں کا اور خاص کر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا دُعا گو بنا دیا، جو بندہ ان ہستیوں کا دعا گو ہو وہ کسی مخلوق کا پرستار کیسے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ وسلام کا یہ حکم دے کر شرک کیلئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔[1]

دُرود وسلام کے بارہ میں مسالکِ فقہاء :۔ فقہائے امت تقریباً اس بات پر متفق ہیں کہ سورہ احزاب کی مذکورہ آیت کی رُو سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر

۱؎ الفرقان، مولانا محمد منظور نعمانی

درود بھیجنا اُمت کے ہر فرد پر فرض ہے پھر امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس کے قائل ہیں کہ خاص کر ہر نماز کے قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا واجباتِ نماز میں سے ہے، اگر درود رہ گیا تو ان ائمہ کے نزدیک نماز ہی نہ ہوگی، لیکن امام مالکؒ ، امام اعظم ابوحنیفہؒ اور اکثر دوسرے فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ قعدہ میں تشہد تو بے شک واجب ہے جس کے ضمن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھی آ جاتا ہے لیکن اس کے بعد مستقلاً درود شریف پڑھنا فرض یا واجب نہیں بلکہ ایک اہم اور مبارک سنت ہے جس کے چھوٹ جانے سے نماز میں بڑا نقص رہ جاتا ہے مگر یہ اسی اختلاف کے باوجود اس پر تقریباً اتفاق ہے کہ اس آیت کے حکم کی تعمیل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا ہر مسلمان پر اسی طرح فرض ہے جس طرح مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا جس کیلئے کسی وقت اور تعداد کا تعین نہیں کیا گیا اور اس کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ پڑھ لے اور پھر اس پر قائم رہے۔[1]

درود وسلام کے فضائل و برکات :۔ اس تمہید کے بعد وہ حدیثیں پڑھیئے جن میں درود وسلام کی ترغیب، فضیلت اور برکات کا بیان ہے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا **(رواہ مسلم، باب الصلوٰۃ علی النبی)**

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ

۱؎ الفرقان، مولانا محمد منظور نعمانی

مجھ پرایک دفعہ صلوٰۃ بھیجے اللہ پاک اس پردس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔"

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلٰوۃٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ (رواہ النّسائی)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔"

تشریح:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی پہلی روایت میں ایک دفعہ صلوٰۃ بھیجنے والے کے لئے اللہ کی طرف سے دس صلوٰتیں بھیجنے کا ذکر ہے۔ اس حدیث میں دس صلوٰتوں کے علاوہ دس درجوں کی بلندی اور دس گناہوں کی معافی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ نسائی شریف ہی کی ایک حدیث جس کے راوی ابو بردہؓ بن تیار ہیں ان سب کے علاوہ بندہ کے نامہ اعمال میں مزید دس نیکیوں کے لکھے جانے کی بھی بشارت سنائی گئی ہے لیکن اس میں اللہ کی طرف سے یہ صلہ پانے کے لئے **مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ صَلٰوۃً مُخْلِصًا مِّنْ قَلْبِہٖ** کی شرط لگائی گئی ہے کہ صلوٰۃ اخلاصِ قلب کے ساتھ بھیجی جائے۔

ان سب حدیثوں کا مقصد ہم امتیوں کو یہ بتانا ہے کہ اللہ کی طرف سے صلوٰۃ و سلام کا تمغہ اور اس کی بے انتہا عنایتیں اور رحمتیں حاصل کرنے کا ایک کامیاب اور بہترین ذریعہ خلوصِ قلب سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و

سلام بھیجنا ہے۔ ان احادیث کی بشارت کے مطابق جو بندہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر روزانہ صرف سو دفعہ درودِ پاک پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ایک ہزار رحمتیں اور نوازشیں فرماتا ہے۔ اس کے مرتبہ میں ایک ہزار درجے ترقی دی جاتی ہے اس کے اعمال نامے سے ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور **کَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حسناتٍ** ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اللہ اکبر کتنا سستا اور نفع بخش سودا ہے۔ اس سعادت اور کمائی سے اپنے کو محروم رکھنا واقعی بہت بڑی بدنصیبی ہے۔

کثرتِ صلوٰۃ قیامت میں قُربِ نبی ﷺ کا وسیلہ:۔ **عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً (رواہ الترمذی)**

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین اور مجھ پر زیادہ حق رکھنے والا میرا وہ اُمتی ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف بھیجنے والا ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ ایمان اور ایمان والی زندگی کی بنیادی شرط کے ساتھ میرا جو اُمتی مجھ پر زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ بھیجے گا اس کو قیامت میں میرا خاص قرب اور خاص تعلق حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ یہ دولت حاصل کرنے کی توفیق دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درود پہنچتا ہے:۔ **عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیْ**

السَّلَامَ (رواہ النسائی والدارمی)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے ہیں (جن کا خاص کام یہی ہے) کہ وہ دنیا میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور میرے امتیوں کا صلوٰۃ وسلام مجھے پہنچاتے رہتے ہیں۔''

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ (رواہ النسائی)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو میلہ نہ بنالینا، ہاں مجھ پر صلوٰۃ بھیجا کرنا تم جہاں بھی ہو گے مجھے تمھاری صلوٰۃ پہنچے گی۔''

تشریح:۔ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہدایات فرمائی ہیں۔ پہلی یہ کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بنالو اس کا مطلب شارحین نے یہ بیان کیا ہے کہ جس طرح قبروں میں مُردے عبادت نہیں کرتے اور وہ ذکر وعبادت سے خالی رہتی ہیں تم اپنے گھروں کو ایسا نہ بنالو کہ وہ ذکر وعبادت سے خالی رہیں بلکہ ان کو ذکر وعبادت سے معمور رکھو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ جن گھروں میں اللہ کا ذکر اور اس کی عبادت نہ ہو وہ زندوں کا گھر نہیں بلکہ مردوں کے قبرستان ہیں۔

دوسری ہدایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ 'میری قبر کو میلہ نہ بنالینا' یعنی جس طرح سال کے کسی معین دن میں میلوں میں لوگ جمع ہوتے ہیں اس طرح

میری قبر پر کوئی میلہ نہ لگایا جائے۔ بزرگانِ دین کی قبروں پر عُرسوں کے نام سے جو میلے ہوتے ہیں ان سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر خدانخواستہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر کوئی میلہ اس طرح کا ہوتا تو اس سے روحِ پاک کو کتنی شدید اذیت پہنچتی۔

تیسری ہدایت یہ فرمائی گئی ہے کہ تم مشرق یا مغرب میں ہو خشکی یا تری میں جہاں بھی ہو مجھ پر صلوٰۃ بھیجو وہ مجھے پہنچے گی۔

اللہ تعالیٰ نے جن بندوں کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قلبی تعلق کا کچھ حصّہ عطا فرمایا ہو ان کے لئے یہ کتنی بڑی بشارت اور تسلی کی بات ہے کہ خواہ وہ ہزاروں میل دُور ہوں ان کا صلوٰۃ وسلام فرشتوں کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے۔

وَلَيْسَ يُضِيْرُ الْبُعْدُ بَيْنَ جُسُوْمِنَا
اِذَا كَانَ مَا بَيْنَ الْقُلُوْبِ قَرِيْبًا [۱]

اگر وہ رشتہ (تعلق) جو ہمارے دلوں کے درمیان ہے قریب ہوا تو ہمارے جسموں کے مابین بُعد نقصان نہیں دے گا۔

ایک دوسری حدیث میں جس کو طبرانی نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کیا ہے اس میں یہ تفصیل بھی ہے کہ درودشریف پہنچانے والا فرشتہ بھیجنے والے اُمتی کا

---

۱ تفسیر روح المعانی

نام اس کی ولدیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے ''**یَا مُحَمَّدُ صَلّٰی عَلَیْکَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ**''، کتنی خوش قسمتی کی بات ہے کہ جو اُمتی اخلاص کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کرتا ہے وہ حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کے نام اور ولدیت کے ساتھ فرشتے کے ذریعہ پہنچتا ہے اور اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں جہاں اس بیچارے امتی کا ذکر ہوتا ہے وہاں اس کے والد کا نام بھی آ جاتا ہے۔

جاں میدہم در آرزو اے قاصد آخر بازگو
در مجلس آں نازنین حرفے کی از مامیرود

صلوٰۃ وسلام کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ:۔ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ** **(رواہ ابو داؤد و البیهقی)**

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھ پر کوئی سلام بھیجے گا تو اللہ پاک مجھ میں میری روح واپس فرمائے گا تاکہ میں اس کے سوال کا جواب دے دوں۔''

ردِّ روح کا مطلب:۔ روح کے لوٹائے جانے (ردِّ روح) کا مطلب اکثر شارحین حضرات نے یہ بیان کیا ہے کہ روضۂ اطہر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کی تمام تر توجہ دوسرے عالم کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی جمالی وجلالی تجلیات کے مشاہدہ میں مصروف رہتی ہے پھر جب کوئی امتی سلام عرض کرتا ہے اور وہ فرشتہ کے

ذریعہ یا براہِ راست آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اِذن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مقدس اس طرف متوجہ ہوتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں بس اس روحانی توجہ والتفات کو ردِّ روح سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

اس حدیث کا خاص پیغام یہ ہے کہ جو امتی بھی اخلاصِ قلب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرسری طور پر صرف زبان سے نہیں بلکہ روح اور قلب مبارک سے متوجہ ہو کر اس کے سلام کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔

اگر عمر بھر کے صلوٰۃ وسلام کا کچھ بھی اجر وثواب نہ ملے صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مل جائے تو سب کچھ مل گیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

روضۂ پاک پر دُرود وسلام پڑھا جانے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس سُنتے ہیں:۔ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهُ** **(رواہ البیهقی فی شعب الایمان)**

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی میری قبر شریف کے پاس مجھ پر درود بھیجے گا (یا سلام عرض کرے گا) وہ میں خود سنوں گا اور جو کہیں دُور سے بھیجے گا وہ مجھے پہنچایا جائے گا۔''

تشریح:۔ اس حدیثِ پاک سے یہ تفصیل بھی معلوم ہوگئی کہ فرشتوں کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوصرف وہی درود وسلام پہنچتا ہے جوکوئی دُور سے بھیجے لیکن اللہ تعالیٰ جن خوش نصیبوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کے پاس پہنچادے اور وہ وہاں صلوٰۃ وسلام عرض کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بنفسِ نفیس سنتے ہیں اوراس سے پہلی حدیث میں آچکا ہے کہ ہرایک کو جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔حق یہ ہے کہ اگر ساری عمر کے صلوٰۃ وسلام کا ایک ہی دفعہ جواب مل جائے تو جن حضرات کو محبت کا کوئی ذرّہ نصیب ہے ان کے لئے وہی دوجہاں کی دولت سے زیادہ ہے کسی نے کہا ہے۔

بہر سلام مکن رنجہ درجوابِ آں لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جواب ازتو

جمعہ کے دن کا خصوصی وظیفہ:۔ **عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّا مِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ**

(رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والنسائی، والدارمی والبیہقی فی الدعوات الکبیر)

حضرت اوس بن اوس ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن افضل ترین دنوں میں سے ہے اسی میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی میں

ان کی وفات ہوئی، اسی میں قیامت کا صور پُھونکا جائیگا اوراسی میں موت اور قضا کی بیہوشی اور بے حسی ساری مخلوق پر طاری ہوگی۔لہٰذاتم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے اور پیش ہوتا رہے گا۔صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پیش ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسدِ مبارک تو قبر میں ریزہ ریزہ ہو چکا ہوگا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے جسموں کو زمین پر حرام کردیا ہے (یعنی وصال کے بعد بھی ان کے اجسام قبروں میں صحیح وسالم رہتے ہیں زمین ان میں کوئی تغیر پیدا نہیں کرسکتی)۔

تشریح:۔ اس حدیث کے شروع میں جمعہ کے دن میں واقع ہونے والے اہم اورغیر معمولی واقعات کا ذکر کرکے جمعۃ المبارک کی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے اورساتھ ہی یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اس مبارک دن میں درودشریف کثرت سے پڑھنا چاہیئے جس طرح رمضان المبارک کا خاص وظیفہ تلاوتِ کلام پاک ہے اسی طرح جمعۃ المبارک کا خاص وظیفہ اس حدیث کی رُو سے درودشریف ہے جمعہ کے دن خصوصیت سے اس کی کثرت کرنی چاہیئے۔

اس حدیث میں بھی ایک جملہ ''**فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ**'' فرمایا ہے کہ تمھارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور یہ انتظام اس دنیا سے میرے جانے کے بعد بھی قائم رہے گا۔اس پر بعض صحابہ کرامؓ کے دل میں یہ سوال پیدا ہُوا کہ اس وقت توجب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں رونق افروز ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس فرشتوں کا آنا اور درود کا پہنچانا پیش کرنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں دفن کردیئے جائیں گے اور عام طبعی قانون کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسدِ اطہر ریزہ ریزہ ہوجائے گا تو پھر درود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیسے پیش کیا جاسکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص حکم سے پیغمبروں کے اجسام ان کے وصال کے بعد قبروں میں جوں کے توں رہتے ہیں زمین ان پر اپنا عام طبعی عمل نہیں کرسکتی یعنی جس طرح دنیا میں خاص تدبیروں اور دواؤں سے موت کے بعد بھی اجسام کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور خاص حکم سے پیغمبروں کی وفات کے بعد ان کے جسموں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کردیا ہے اور وہاں ان کو ایک خاص قسم کی حیات حاصل رہے گی (جو اس عالم کے قوانین کے مطابق ہوگا) اس لئے درود کے پہنچنے اور پیش کئے جانے کا سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔[1]

آپ کے ذکر کے وقت درود سے غفلت کرنیوالوں کی ہلاکت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَلَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ یُدْخِلاهُ الْجَنَّةَ (رواه الترمذی)

۱ مولانا محمد منظور نعمانی معارف جلد۳ص۳۸۰

حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی ذلیل وخوار ہو وہ آدمی جسکے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی مجھ پر درود نہ بھیجے) اور اسی طرح ذلیل وخوار ہو وہ آدمی جسکے لئے رمضان کا رحمت ومغفرت والا مہینہ آئے اور اسکے گزرنے سے پہلے اسکی مغفرت کا فیصلہ نہ ہوجائے (یعنی رمضان المبارک کا مہینہ بھی غفلت اور خدا فراموشی میں گزار دے اور توبہ واستغفار کرکے اپنی مغفرت کا فیصلہ نہ کرائے) اور ذلیل وخوار ہو وہ آدمی جس کے ماں باپ یا دونوں میں سے کوئی ایک اسکے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں اور وہ (ان کی خدمت واطاعت کرکے) جنت کا استحقاق حاصل نہ کرلے۔

تشریح:۔ جن تین آدمیوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کا مشترک اور سنگین جرم یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ومغفرت حاصل کرنے کے بہترین مواقع ملے لیکن انہوں نے رحمت ومغفرت حاصل کرنا ہی نہ چاہا اور اس سے محروم رہنا ہی اپنے لئے پسند کیا۔ بلاشبہ! ایسے بدبخت ایسی ہی بدعا کے مستحق ہیں۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُحْضُرُوْا فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَی الدَّرَجَةَ قَالَ اٰمِیْنُ ثُمَّ ارْتَقَی الدَّرَجَةَ الثَّانِیَةَ فَقَالَ اٰمِیْنُ ثُمَّ ارْتَقٰی الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِیْنُ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْنَا مِنْكَ الْیَوْمَ شَیْئًا مَاكُنَّا نَسْمَعُهٗ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ عَرَضَ لِیْ فَقَالَ بَعِدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْلَهٗ فَقُلْتُ اٰمِیْن فَلَمَّا رَقَیْتُ الثَّانِیَةَ قَالَ بَعِدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْكَ فَقُلْتُ اٰمِیْن فَلَمَّا رَقَیْتُ الثَّالِثَةَ

قَالَ بَعِدَمَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْهِ الْکِبَرُ اَوْاَحَدُ هُمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ فَقُلْتُ اٰمِیْن

(رواہ الحاکم فی المستدرک و قال صحیح الاسناد)

حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو فرمایا کہ میرے پاس آجاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ارشاد فرمانا تھا اس لئے منبر پر جانے لگے) جب منبر کے پہلے درجے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم رکھا تو فرمایا آمین پھر جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین اسی طرح جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین پھر جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمانا تھا جب اس سے فارغ ہو کر منبر سے نیچے اُتر آئے تو ہم لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی چیز سنی جو ہم پہلے نہیں سنتے تھے (یعنی منبر کے ہر درجہ پر آمین کہنا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں منبر پر چڑھنے لگا تو جبریل امین آ گئے انہوں نے کہا **بَعِدَ مَنْ اَدْرَکَ رَمَضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْلَهٗ** تباہ و برباد ہو وہ محروم جو رمضان المبارک پائے اور اس میں بھی اس کی مغفرت کا فیصلہ نہ ہو تو میں نے کہا آمین، پھر جب میں نے منبر کے دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا تباہ و برباد ہو وہ بے توفیق اور بے نصیب جس کے سامنے تمہارا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی تم پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین، پھر جب میں نے منبر کے تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا تباہ و برباد ہو وہ بد بخت آدمی جس کے ماں باپ یا ان دو میں سے ایک اس کے سامنے بوڑھے ہو جائیں اور وہ (ان کی خدمت کر کے اور ان کو راضی خوش کر کے) جنت کا مستحق نہ ہو جائے اس پر بھی میں

نے کہا آمین۔

تشریح:۔ اس حدیث کا مضمون بھی قریب قریب وہی ہے جو اس سے پہلے حدیث کا تھا فرق اتنا ہے کہ اس میں اصل بدعا کرنے والے جبریل امین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی ہر بددعا پر آمین کہا ہے۔

ان حدیثوں میں مذکورہ بالا تین قسم کے محروموں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف سے سخت ترین بد دعا کے انداز میں جس طرح انتہائی بے زاری کا اظہار کیا گیا ہے یہ دراصل ان تینوں کوتاہیوں کے بارہ میں سخت ترین انتباہ **Warning** ہے نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کی وجہ سے فرشتوں کی دنیا اور ملاء اعلیٰ میں عظمت و محبوبیت کا وہ بلند ترین مقام حاصل ہے کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی ادائیگی کے معاملہ میں اتنی کوتاہی کرے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجے) تو اس کے لئے سارے ملاء اعلیٰ کے امام اور نمائندے حضرت جبریل علیہ السلام کے دل سے اتنی سخت بد دعا نکلتی ہے اور وہ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ سے بھی امین کہلواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس قسم کی تقصیر اور کوتاہی سے محفوظ رکھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حق شناسی اور حق کی ادائیگی کی توفیق دے۔

ان احادیث کی بناء پر فقہاء کرام نے یہ رائے قائم کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والوں پر بھی واجب ہے۔

مجھ پر درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے:۔ عَنْ عَلِیٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ (راواہ الترمذی)

حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل بخیل اور کنجوس وہ آدمی ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ (ذرا سی زبان ہلا کے) مجھ پر درود نہ بھیجے۔

مطلب یہ ہے کہ عام طور سے بخیل اور کنجوس ایسے آدمی کو سمجھا جاتا ہے جو دولت کے خرچ کرنے میں بخل سے کام لے لیکن اس سے بھی بڑا بخیل وہ آدمی ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ زبان سے درود کے دو کلمے کہنے میں بھی بخل کرے۔ علامہ بخاریؒ نے کیا خوب شعر نقل کیا ہے:

مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ اِنْ ذُکِرَاسْمُہٗ
فَھُوَ الْبَخِیْلُ وَزِدْہُ وَصْفَ جَبَانٖ

یعنی جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام ذکر کیا جارہا ہو پس وہ پکا بخیل ہے اور اتنا اضافہ کر اس پر کہ وہ بزدل بھی ہے۔[1]

حالانکہ آپ نے اُمت کے لئے وہ کیا ہے اور اُمت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے وہ دولتِ عظمیٰ ملی ہے کہ اگر ہر اُمتی اپنی جان بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ بحوالہ مولانا محمد زکریا صاحب

کے لئے قربان کردے تو حق ادا نہ ہو سکے گا:

مرحبا اے پیکِ مشتاقاں بدہ پیغامِ دوست
تا کنم جاں از سرِ رغبت فدائے نامِ دوست

مسلمانوں کی کوئی مجلس ذکر اللہ اور صلوٰۃ علی النبی ﷺ سے خالی نہ ہو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَھُمْ (رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ کہیں بیٹھے اور انہوں نے اس نشست میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا (یعنی ان کی وہ مجلس ذکر اللہ اور صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل خالی رہی) تو قیامت میں یہ ان کے لئے حسرت وخسران کا باعث ہوگی، پھر چاہے اللہ ان کو عذاب دے اور چاہے معاف فرمادے اور بخش دے۔

معلوم ہُوا کہ مسلمانوں کی کوئی نشست اور مجلس ایسی نہ ہونی چاہیئے جو اللہ کے ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام سے خالی رہے اگر زندگی میں ایک نشست بھی ایسی ہوئی تو قیامت میں اس پر باز پرس ہوگی اور اس وقت سخت حسرت اور پشیمانی ہوگی پھر چاہے اللہ کی طرف سے معافی مل جائے یا سزا دی جائے۔

درود شریف تمام مسائل کا حل:۔ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍؓ قَالَ قُلْتُ یَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ؟فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ؟قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھُمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ

(رواہ الترمذی)

حضرت **اُبَـیِّ بن کعب**ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود زیادہ بھیجا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتا دیجئے کہ اپنی دعا میں سے کتنا حصّہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلٰوۃ کے لئے مخصوص کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا چاہو میں نے عرض کیا کہ میں اس وقت کا چوتھائی حصّہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلٰوۃ کے لئے مخصوص کردوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے ہی بہتر ہوگا میں نے عرض کیا تو پھر میں آدھا وقت اس کے لئے مخصوص کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا چاہو کردو اگر اور زیادہ کرو گے تو تمھارے لئے بہتر ہی ہوگا میں نے عرض کیا تو پھر میں اس میں سے دو تہائی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلٰوۃ کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا چاہو کردو اور زیادہ کرو گے تو تمھارے لئے خیر ہی کا باعث ہوگا میں نے عرض کیا پھر تو میں اپنی دعا کا سارا ہی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلٰوۃ کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو تمھاری ساری فکروں اور ضرورتوں کو اللہ تعالیٰ کی

طرف سے کفایت کی جائے گی (یعنی تمھارے سارے دینی و دنیاوی مہمات غیب سے انجام پائیں گے) اور تمھارے گناہ قصور ختم کردیئے جائیں گے۔

تشریح:۔ حضرت ابی بن کعبؓ بہت دعائیں مانگا کرتے تھے۔ ان کے دل میں آیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے جو دعائیں مانگتا ہوں اور جتنا وقت اس میں صرف کرتا ہوں اس میں سے کچھ وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص کردوں، اس بارے میں انہوں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں کتنا وقت اس کے لئے مخصوص کردوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے وقت کی کوئی تحدید وتعیین مناسب نہیں سمجھی بلکہ انہی کی رائے پر چھوڑ دیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے جتنا بھی زیادہ وقت دو گے تمھارے لئے بہتر ہی ہوگا آخر میں انہوں نے طے کیا کہ میں سارا وقت جس میں اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہوں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لئے صرف کردوں گا۔ ان کے اس فیصلہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت سنائی کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارے وہ سارے مسائل و مہمات جن کے لئے تم دعائیں کرتے رہو اللہ تعالیٰ کے کرم سے آپ سے آپ حل ہوں گے اور تم سے جو گناہ قصور ہوئے ہوں گے وہ بھی ختم کردیئے جائیں گے ان پر کوئی مواخذ نہیں ہوگا۔

ایک حدیث قدسی ہے:

مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ

جس کا مطلب یہ ہے کہ جو بندہ تلاوتِ قرآن کریم مین اتنا مشغول رہے کہ اس کے

علاوہ اللہ کے ذکر کے لئے اور اپنے مقاصد کے لئے دعا کرنے کا وقت ہی نہ ملے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف سے بھی زیادہ اور بہت دے گا جتنا دعا کرنے والوں اور مانگنے والوں کو دیتا ہے۔

اس کا راز یہ ہے کہ جس طرح قرآن حکیم کی تلاوت سے خاص شفقت اور بس اسی کو اپنا وظیفہ بنالینا اللہ کی مقدس کتاب پر ایمان اور اس سے محبت وتعلق کی خاص نشانی ہے اور اس لئے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فضل کے مستحق ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام سے ایسا شغف کہ اپنے ذاتی مقاصد ومسائل کے لئے دعا کی جگہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجی جائے اور اپنے لئے کچھ مانگنے کی جگہ بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے مانگا جائے اللہ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق ایمان اور سچے ایمانی تعلق اور قلبی محبت کی علامت ہے اور ایسے مخلص بندے بھی اس کے مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے سارے مسائل اپنی رحمت سے بلا مانگے حل فرمائے۔[1]

درود شریف اور شفاعت:۔ **عَنْ رُوَيْفِعُ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ (رواہ احمد)**

۱؎ مولانا محمد منظور نعمانی، الفرقان، ص۲۳

حضرت رویفع بن ثابت انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا جو امتی مجھ پر صلوٰۃ بھیجے اور ساتھ ہی یہ دُعا کرے کہ اے اللہ ان کو (اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو) قیامت کے دن اپنے قریب کی نشست گاہ (کرسی) عطا فرما اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

تشریح:۔ اس حدیث کو طبرانی نے بھی معجم کبیر میں روایت کیا ہے اس میں دعا اور صلوٰۃ کے پورے الفاظ آگئے ہیں اور بہت مختصر ہیں

مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَا لْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ.

یوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سب ہی امتیوں کی انشاء اللہ شفاعت فرمائیں گے لیکن جو اہلِ ایمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان الفاظ میں درود بھیجیں اور اللہ تعالیٰ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ دعا کریں ان کی شفاعت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر خصوصی حق سمجھیں گے اور اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی سفارش فرمائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

درود شریف کے الفاظ:۔ بعض صحابہ کرامؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے سوال کیا تھا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو درودِ ابراہیمی (جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) تعلیم فرمایا۔ اسی کے قریب قریب اور اس سے کچھ مختصر ایک اور درود بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا ہے۔اس کے الفاظ حدیث میں یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ o

اے میرے اللہ! نبی اُمّی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات، امہات المؤمنین پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر رحمتیں نازل کر جیسے کہ تو نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے پر، بے شک تو لائقِ حمد ہے صاحبِ مجد ہے۔[1]

جب بھی ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کریں یا دوسرے سے سنیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ضرور پڑھنا چاہیئے اور ایسے موقع کے لئے **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** یا **عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ** کافی ہے۔

درود شریف بطورِ وظیفہ:۔ احادیث میں درود شریف کے مختلف صیغے آئے ہیں ان میں سب سے زیادہ فضیلت درودِ ابراہیمی کی ہے جو حضرات وظیفہ کے طور پر اس درود شریف سے فائدہ حاصل نہ کر سکیں ان کے لئے ایک مختصر مگر جامع درود شریف

۱؎ اسلام کیا ہے؟ ص۲۳۴ ۲؎ اسلام کیا ہے؟ ص۲۳۷

لکھا جا رہا ہے تاکہ اس سے فائدہ حاصل کیا جا سکے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ

بعض خاص ذوق اور ہمت رکھنے والے بندے تو روزانہ کئی ہزار بار درود شریف کا معمول رکھتے ہیں لیکن ہم جیسے کم ہمت اگر صبح وشام ادب اور محبت کے ساتھ صرف ننوا ننوا مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کریں تو انشاءاللہ اتنا کچھ پائیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے حال پر ایسی شفقتیں ہوں گی کہ اس دنیا میں ان کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔[1]

درود شریف کی بعض خاصیتیں

قبولیت دعا:۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں رُکی رہتی ہیں جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نہ پڑھو۔[2]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان معلّق رہتی ہے اوپر نہیں جاتی جب تک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھو۔(ترمذی)

مال میں برکت وزیادتی:۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے تو اسے چاہیئے کہ ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھا کرے۔

۱؎ اسلام کیا ہے؟ ص۲۳۵ ۲؎ معجم، اوسط طبرانی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۔[1]

پاؤں کے سوجانے کا علاج:۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اس کا پاؤں سوگیا آپؓ نے فرمایا کہ جو شخص تجھ کو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب ہو اس کا نام لو اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت سن اُتر گئی۔[2]

خواب میں حضور پُر نور کی زیارت:۔ درود شریف کی سب سے زیادہ لذیذ خاصیت یہ ہے کہ اس کی بدولت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہوتی ہے اور درود شریف کی کثرت سے عموماً یہ دولت حاصل ہو جاتی ہے اور بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے اس سلسلہ میں آزمایا ہے۔

چنانچہ شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ نے ''ترغیب اہل السعادات'' میں لکھا ہے کہ:

''شبِ جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

لیکن اس نعمتِ عظمیٰ کے حصول کی بڑی شرط قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنا ہے۔[3]

---

[1] بحوالہ زاد السعید (حضرت تھانویؒ) [2] حصن حصین

[3] فضائل درود وسلام بحوالہ ذکر اللہ اور درود وسلام

عالمِ بیداری میں زیارت:۔ شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ نے چند بزرگوں کی حکایات لکھی ہیں کہ ان کو بار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت عالم بیداری میں کھلی آنکھوں ہوئی۔ صاحبِ جلالین شیخ جلال الدین سیوطیؒ کو ۳۵ مرتبہ یہ دولتِ عظمیٰ بیداری کی حالت میں نصیب ہوئی۔ ان بزرگوں سے اس کا سبب پوچھا گیا تو بتلایا کہ درود شریف کی کثرت اس کا سبب ہے اور کثرت کی کم مقدار جو علامہ سخاویؒ نے ''قوت القلوب'' سے نقل کی ہے وہ تین سو مرتبہ ہے۔

ھُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِالْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں کہ ہر آنے والے خوف میں ان کی شفاعت کی اُمید کی جاتی ہے۔

اے میرے مالک! ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام بھیج اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو ساری خلقت سے بہتر ہیں۔ (امام بوصیری)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَبِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍوَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ o

نعت شریف

از حضرت مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ہر جلوہ پر ضیاء رُخِ انور کا نُور ہے
شانوں میں کیا بلند یہ شانِ حضورؐ ہے

جو جلوہ ہے وہ رشکِ تماشائے طور ہے
واللہ کیا بلند یہ شانِ حضورؐ ہے

مکہ کے تاجدار مدینہ کے حکمراں
عالم کے رہنما ہیں، یہ شانِ حضورؐ ہے

بےچین دِل کا چین ہیں، آنکھوں کا نور ہیں
منزل ہیں عاشقوں کی، یہ شانِ حضورؐ ہے

عفوو کرم کا ابر ہیں، بخشش کی ہیں گھٹا
بارش ہیں رحمتوں کی، یہ شانِ حضورؐ ہے

بحر سخا ہیں اور سمندر ہیں جود کا
لطف و کرم کی موج، یہ شانِ حضورؐ ہے

شافع ہیں روزِ حشر کے، سب کے پیشوا
محبوب کبریا ہیں، یہ شانِ حضورؐ ہے

مرکز ہیں دائرہ کے یکتائے روزگار
بےمثل و بےنظیر، یہ شانِ حضورؐ ہے

مخزن ہیں حکمتوں کے، ہدایت کے آفتاب
خاتم ہیں انبیاء کے، یہ شانِ حضورؐ ہے

ضرب المثل ہیں حلم میں، کوہِ وقار ہیں
انسانیت کے تاج، یہ شانِ حضورؐ ہے

وعدہ کے کیسے پکے، صدوق و امین بھی
اخلاق کیا شگفتہ، یہ شانِ حضورؐ ہے

بارُعب بھی کمال کے اس پر وہ مہربان
سب میں گھلے ملے ہیں، یہ شانِ حضورؐ ہے

حسن واداءِ غضب کے تو مجھ سے کچھ نہ پوچھ
شمس و قمر ہیں ماند، یہ شانِ حضورؐ ہے

خود نازنیں ہیں اس پر جفائیں جہان کی
کس شوق سے اُٹھائیں، یہ شانِ حضورؐ ہے

سب پر حریص اور رؤف و رحیم ہیں
سب میں عزیز تر ہیں، یہ شانِ حضورؐ ہے

حاصل ہے زندگی کا اک ان کا وجود پاک
جیسے ثمر شجر کا، یہ شانِ حضورؐ ہے

منشا ہیں خلق و امر کا، مبدا ہیں منتہیٰ
منبع وجود کا ہیں، یہ شانِ حضورؐ ہے

قرآن نے خود ہی آپ کو پیارا لقب دیا
سب نے کہا کہ خوب یہ شانِ حضورؐ ہے

ساقی ہیں صرف آپ ہی کوثر کے روزِ حشر
سب کو بُلا بُلا کے، یہ شانِ حضورؐ ہے

کیا کیا لکھوں صفات کو ہر شان ہے نئی
لکھ لکھ کے تھک رہا ہوں، یہ شانِ حضورؐ ہے

مجھ سے سیاہ رُو کی جو بخشش بھی ہوگئی
یہ شانِ مغفرت ہے، یہ شانِ حضورؐ ہے

میں نعت کیا کہوں گا کہ عاصی ہوں شرمسار
جو کچھ بھی کہہ گیا ہوں یہ شانِ حضورؐ ہے

ہر چند خستہ حال ہوں درماندہ اور تباہ
اس پر بھی مطمئن ہوں، یہ شانِ حضورؐ ہے

جز ناز اُن کے در کا میرے پاس کچھ نہیں
اِک آسرا یہی ہے، یہ شانِ حضورؐ ہے

مہمانِ بےنوا کو معزّز بنالیا
خدمت میں اپنی رکھ کے، یہ شانِ حضورؐ ہے

نسبت ہے ایک شیخ سے جن کے طفیل میں
مجھ کو بسالیا ہے، یہ شانِ حضورؐ ہے

(بحوالہ ماہنامہ ''الرشید'' لاہور دارالعلوم دیوبند نمبر:۱۹۷۶ء)

أربعین

صلوٰۃ و سلام

به بارگاہِ سیّدُ الأنام

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

خطّاطی

سیّد نفیس الحسینی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ــــ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

(القرآن الحکیم)

حدیث ۱

أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ أَنْزِلْہُ

الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

(طبرانی)

حدیث ۲

أَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ

الْقَآئِمَۃِ وَ الصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ارْضَ

---

۱ ارشاد فرمایا، رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے، "جو اِس درُود شریف کو پڑھے، میری شفاعت اس پر واجب اور ضروری ہے"۔ (طبرانی)

عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ أَبَدًا ـ

(مسند احمد)

حدیث ۳

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ ـ

(ابنِ حبان)

حدیث ۴

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ

روایت کیا ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ نے، ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے، "کہ جس شخص کے پاس خیرات کرنے کو مال نہ ہو، وہ اپنی دُعا میں یہ درود شریف پڑھے، تو اس کے لیے باعثِ تزکیہ ہوگی۔" (ابن حبان)

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
وَرَحِمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بيہقی)

حدیث ۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَّجِيْدٌ ، أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بخاری شریف)

حدیث ٦

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ۔ (مُسلم شریف)

حدیث

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ۔ (ابن ماجہ)

حدیث ۸

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (نسائی)

حدیث ۹

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(ابوداؤد)

حدیث ۱۰

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (ابوداؤد)

حدیث ۱۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(مُسلم شریف)

حدیث ۱۲

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابوداؤد شریف)

حدیث ۱۳

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (مُسلم شریف)

حدیث ۱۴

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَ أَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

---

[1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اِرشاد فرمایا جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے "جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے والوں پر درود شریف پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ لے، تو یہ درود شریف پڑھے۔"

وَ ذُرِّیَّتِهٖ وَ أَهْلِ بَیْتِهٖ كَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰى إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (ابوداؤد)

حدیث ۱۵

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ
وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

---

[1] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے "جو شخص یہ درود شریف پڑھے، قیامت کے دن میں اس کے لیے گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔"

إِبْرَاهِيْمَ، وَ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
(طبری)

حدیث ۱۶

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، أَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ

عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ

مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلَىٰ

مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ

مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلَىٰ

مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (سعایہ)

حدیث ۱۷

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَّ بَارِكْ
وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا
وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (سعایہ)

حدیث ١٨

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى أٰلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (صحاح ستّہ)

حدیث ۱۹

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰى أٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى أٰلِ إِبْرَاهِيْمَ۔

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (نسائی، ابنِ ماجہ)

حدیث ۲۰

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ (نسائی)

حدیث ۲۱

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ [1]

---

[1] ابن ابی عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ "جو کوئی سات جمعے تک ہر جمعہ کو سات بار اس درود شریف کو پڑھے، واجب ہو اُس کے لیے شفاعت میری"۔ (بخاری شریف)

عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

وَعلىٰ أٰلِ مُحَمَّدٍ ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلىٰ أٰلِ مُحَمَّدٍ

صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّ لَهٗ

جَزَآءً وَّ لِحَقِّهٖ أَدَآءً، وَّاَعْطِهِ

الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الْمَقَامَ

الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ

وَ اجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهٗ

وَ اجْزِهٖ أَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ

نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَ رَسُوْلًا عَنْ

أُمَّتِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ جَمِيْعِ
إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (بُخاری شریف)

حدیث ۲۲

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَعَلىٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيْمَ وَعَلىٰ
اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلىٰ
مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلىٰ
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلىٰ

إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بیہقی)
(مسند احمد، مستدرک حاکم)

حدیث ۲۳

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ،
أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔ (دارقطنی)

حدیث ۲۴

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (مسند احمد)

حدیث ۲۵

وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔
(نسائی)

صِيَغُ السَّلَامِ

حدیث ۲۶

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ
وَ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ
وَ بَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَ عَلَىٰ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ،
أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَ رَسُوْلُهٗ۔ (بُخاری شریف ، نسائی)

حدیث ۲۷

أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔ (مسلم، نسائی)

حدیث ۲۸

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔ أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ

أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔(نسائی)

حدیث ۲۹

أَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ
الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ، سَلَامٌ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
وَ بَرَكَاتُهٗ ، سَلَامٌ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰــهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

وَ رَسُوْلُهٗ۔ (نسائی شریف)

حدیث ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ ، أَلتَّحِيَّاتُ

لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ

أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ،

أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ

اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، أَسْأَلُ اللّٰهَ
الْجَنَّةَ وَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ
(نسائی)

حدیث ۳۱

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ
أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔ (مؤطّا)

حدیث ۳۲

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَآءِ

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ

لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا،

وَ أَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ اهْدِنِيْ۔ (معجم طبرانی)

حدیث ۳۳

أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔ (ابوداؤد)

حدیث ۳۴

بِسْمِ اللهِ، أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ

اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
أَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَ رَحْمَةُ
اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
شَهِدْتُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (موطا)

حدیث ۳۵

أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ

وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ- (مؤطا)

حدیث ۳۶

أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ

الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ

وَرَسُوْلُهٗ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا

النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ - (مؤطّا)

حدیث ۳۷

أَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ - (طحاوی)

حدیث ۳۸

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ أَلسَّلَامُ

عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

وَ رَسُوْلُهٗ۔ (ابوداؤد)

حدیث ۳۹

أَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ

الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُولُ اللّٰهِ۔ (مُسلم شریف)

حدیث ۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى
رَسُولِ اللّٰهِ۔ (المستدرک للحاکم)

کتبہٗ نفیس الحسینی غفر اللہ لہٗ ولوالدیہ ولمشائخہٖ